Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۲/۲۷ | ۷ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۱۱ شہادت ۱۳۵۲ہش - ۱۱ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۸۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی تقوےٰ کا خیال رکھے

اگر ایسا نہیں کریگا تو طبیعت میں لاپرواہی پیدا ہوگی اور وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو جائیگا

ایک شخص نے پوچھا کہ بعض آدمی غلّہ کی تجارت کرتے ہیں اور خرید کر اُسے رکھ چھوڑتے ہیں۔ جب مہنگا ہو جاوے تو اُسے بیچتے ہیں کیا ایسی تجارت جائز ہے؟ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"اس کو مکروہ سمجھا گیا ہے۔ مَیں اس کو پسند نہیں کرتا۔ میرے نزدیک شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے۔ ایک آن کی بھی بدنیّتی جائز نہیں اور یہ ایک قسم کی بدنیّتی ہے۔ ہماری غرض یہ ہے کہ بدنیّتی دُور ہو۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھا ہے کہ آپ ایک مرتبہ بہت ہی تھوڑی سی نجاست جو اُنکے کپڑے پر تھی دھو رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ نے اس قدر کیلئے تو فتویٰ نہیں دیا۔ اس پر آپ نے کیا لطیف جواب دیا کہ آں فتویٰ است و ایں تقویٰ۔ پس انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہیئے۔ سلامتی اسی میں ہے۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی اور طبیعت میں کسل اور لاپرواہی پیدا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ تم اپنے زیر نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کیلئے دقائق تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔

اسی طرح کہتے ہیں۔ ذوالنون مصری سے کسی نے پوچھا کہ چالیس مُہر کی کیا زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ ذوالنون نے کہا کہ چالیس مُہر کی زکوٰۃ چالیس مُہر۔ سائل اس جواب پر حیران ہوا۔ اور پوچھا کہ یہ کیوں؟ اس پر ذوالنون نے کہا کہ چالیس مُہر اُس نے رکھی ہی کیوں؟ گویا کیوں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کر دیں۔ جمع ہی کیوں کیا؟ شریعت سے ایسا ہی پایا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ کوئی محدّث وعظ کرتا تھا۔ ایک صوفی نے بھی سُنا اور اُسکو کہا کہ محدّث صاحب زکوٰۃ بھی دیا کرو۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس تو مال ہی نہیں۔ زکوٰۃ کس چیز کی دوں؟ صوفی بولا۔ چالیس حدیثیں لوگوں کو سُنایا کرو تو ایک پر آپ بھی عمل کر لیا کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ شدید سر درد کی تکلیف ہے۔

احباب سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم میر داؤد احمد صاحب ایک عرصہ سے خون کے دباؤ میں زیادتی اور اسکے نتیجہ میں بعض دیگر عوارض سے بیمار ہیں اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بیماری کا دل پر بھی اثر ہے اور حالت قابل فکر ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میر صاحب کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو مغربی افریقہ کے لئے آٹھ دس احمدی ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ پس

۱- ہر احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے ہمیں فوراً اطلاع دے۔

۲- جماعتوں کے صدر صاحبان اپنے علاقہ کے احمدی ڈاکٹروں کے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں خواہ وہ کسی اور جگہ ہی کام کرتے ہوں۔

۳- احمدی دوست اپنے رشتہ دار احمدی ڈاکٹروں کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں خواہ وہ پاکستان میں ہوں یا باہر ہوں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

لازمی چندہ جات کے بقایا جات ادا فرمائیں

بقایا جات کی ادائیگی کی تاکید فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:-

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ جاؤ ... بقایا ادا کر کے آؤ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد، پرنٹر:- سید عبدالحی، مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ شہادت ۱۳۵۲ھش

رحمتِ الٰہیہ کے نشانوں میں سے ایک مہتم بالشان نشان

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صدیوں کے زوال و اضمحلال کے بعد اسلام کے از سر نو احیاء اور اس کے عالمگیر غلبہ کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اولاً اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے زیر اثر اپنے متبعین کو رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ کی بنیادی صفت سے متصف کیا اور پھر ان کے اندر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کا مادہ پیدا کر کے دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے متبعین میں رُونما ہونے والی پاک تبدیلی اور اسلام کے موعودہ غلبہ کے نقطۂ نگاہ سے اس پاک تبدیلی کی بنیادی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک الہام خاص میں فرمایا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَاتِهِمْ، فَانْظُرُوْٓا اِلٰٓى اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَنْبِئُوْنِيْ مِنْ مِّثْلِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۹۴) یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اسکے احکام کی بجا آوری سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔ محبتِ الٰہی میں وہ اس مقام پر فائز ہیں کہ ان کی دنیوی مصروفیتیں خواہ کتنی ہی ضروری اور شدید نوعیت کی کیوں نہ ہوں وہ انہیں ان کے دینی فرائض سے غافل نہیں کر سکتیں۔ وہ دنیوی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دینی فرائض بھی پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ایسے ایثار پیشہ اور فدائی لوگوں کی برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔ اسی لئے ان کا ظہور رحمتِ الٰہیہ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ رحمتِ الٰہی کے ان آثار کو دیکھو اور اگر ان لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے اور تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو اپنے میں سے ایسے لوگوں کو پیش کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تیار ہونے والے ایسے عاشقِ زار و وفا شعار اور ایسے جاں نثار و فداکار یعنی منتخب نادرِ روزگار افراد فی الحقیقت اسلام اور مسلمانوں کے لئے رحمتِ الٰہیہ کے آثار ثابت ہوئے اور ان کی برکات سے پورا عالمِ اسلام اور روئے زمین کے مسلمان اس شان سے متمتع ہوئے کہ اسلام کے دنیا میں سربلند ہونے اور غالب آنے کی راہ ہموار ہوتی چلی گئی۔ رحمتِ الٰہیہ کے یہ آثار اور یہ برکات اتنی نمایاں اور تابندہ و درخشندہ تھیں کہ خود سربرآوردہ مسلمانوں نے ان پر خوشی اور خوشنودی کا اظہار کیا، انہوں نے خدا تعالیٰ کے ان بندگانِ خاص کی اسلامی خدمات اور کارناموں کو بنظرِ استحسان دیکھا اور کھلے دل سے اس امر کا اعتراف کیا کہ آج روئے زمین پر اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کی خاطر اپنا تن من دھن لٹانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے، اس میدان کے یہی شہسوار ہیں اور انہیں کے دم قدم سے اسلام کو دنیا میں سربلندی حاصل ہو رہی ہے۔ ہم مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر بعض سربرآوردہ مسلمان زعماء کے اس اعتراف پر مشتمل بیانات ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

جب تحریک شدھی کے زمانہ میں فتنۂ ارتداد نے سر اٹھایا اور مسلمانوں کے علاقے کے علاقے شدھ کر لئے گئے تو اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں خدا تعالیٰ کے انہیں ایثار پیشہ بندوں نے جو لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے مصداق تھے اور ہیں مسلمانوں کو فتنہ ارتداد سے بچانے کے لئے وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا کہ مسلمان پریس عش عش کر اٹھا۔ جب جماعت احمدیہ کا پہلا قافلہ تحریک شدھی کے لئے ملکانہ کے علاقہ میں پہنچا تو مشہور شیعہ اخبار "ذوالفقار" لاہور کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار میں لکھا:۔

"احمدی جماعت فتنۂ ارتداد کی روک تھام کے لئے درد بھرے دل سے بڑی مستعدی اور عقیدت مندی کے ساتھ اپنے امام کی فرمانبرداری میں کمربستہ ہے۔ وہ ان مقامات پر جا پہنچے جن مقامات پر کفر کے بادل چھا گئے ہیں اور گمراہی کی بجلیاں کوند رہی ہیں۔ ...... اس جماعت کے تقریباً پچاس مبلغ وہاں پہنچ چکے ہیں اور یہ ایسے مبلغ ہیں کہ (۱) آمد و رفت کا کرایہ خود خرچ کریں گے۔ (۲) تین ماہ تک اپنے کھانے پینے کا خود خرچ برداشت کریں گے۔ (۳) اپنے عیال کے اخراجات کے لئے بھی کسی قسم کی مدد کے طلبگار نہیں ہوں گے۔ (۴) اپنے افسروں کی ماتحتی میں مثل سپاہیوں کے فرمانبردار رہیں گے۔ (۵) وہ پیدل چلنے، بھوکے رہنے، جنگلوں میں پڑے رہنے اور مخالفوں کے مظالم سہنے کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ ...... یہ لوگ اس وقت نہایت تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں۔"

(اخبار ذوالفقار یکم اپریل ۱۹۲۳ء)

اور اس کے بھی قریباً ایک ماہ بعد اخبار "نجات" بجنور نے لکھا:۔

"صرف قادیانی جماعت کے ڈیڑھ سو مبلغین تین ماہ تک بغیر کسی معاوضہ کے اور اپنے ذاتی خرچہ پر کام کر رہے ہیں اور مزید دو سو مبلغ آمادہ کار ہیں۔ ان مجاہدین میں زمیندار، علماء، گریجوایٹ، اخبار نویس اور جج شامل ہیں۔"

(اخبار "نجات" بجنور ۲۷ اپریل ۱۹۲۳ء)

اور جب دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ان ایثار پیشہ افراد کی بے مثال قربانیوں اور کارناموں کے نتیجہ میں تحریک شدھی کا زور ٹوٹ گیا اور فتنۂ ارتداد کا سدِباب ہو گیا تو جناب شیخ نیاز علی صاحب وکیل ہائیکورٹ لاہور نے ایک بیان میں فرمایا:۔

"جو حالات فتنۂ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آ چکے ہیں۔ ان سے صاف واضح ہے کہ مسلمانانِ جماعتِ احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھادی ہے۔" (زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

حتیٰ کہ خود مفکرِ احرار جناب چوہدری افضل حق صاحب کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ:۔

"آریہ سماج کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہبِ اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا دیا مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گیا۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔" (فتنۂ ارتداد اور پولٹیکل قلابازیاں صفحہ ۲۴)

ایک فتنۂ ارتداد کے موقع پر ہی نہیں بلکہ جب اور جہاں کہیں بھی مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی انہیں ایثار پیشہ غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفینِ اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو کر حقِ مدافعت ادا کیا۔ ان کے یہ کارنامے تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔

مسلم پریس اور مسلمان زعماء کے لاتعداد بیانوں میں سے چند ایک بیان ہم نے بطور نمونہ یہاں درج کئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی یہ مساعی اور کارنامے مسلسل جاری ہیں اور ان میں وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے حتیٰ کہ زمین کے کناروں تک ان کا سلسلہ ممتد ہو چکا ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ خدائی بشارت کے عین مطابق جماعتِ احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد کی برکات سے جو رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے مصداق ہیں مسلمان متمتع نہیں ہوئے یا نہیں ہو رہے۔ بلاشبہ ان کا ظہور رحمتِ الٰہیہ کے نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان ہے اور فی زمانہ دنیا ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں مجلس خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

۲۶ مجالس کے ۲۰۵ خدام اور ناصرات کی شرکت

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انڈونیشیا

انڈونیشیا میں ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ تربیتی کلاس دو ہفتہ کے لئے منعقد کرتی ہے جس میں خدا کے فضل سے ہر سال اکثر مجالس کے نمائندگان شامل ہوتے ہیں۔ اس سال تربیتی کلاس میں ۲۶ مجالس کے ۲۰۵ نمائندگان شامل ہوئے جن میں سے ۱۰۶ خدام اور ۹۹ ناصرات تھیں۔ ان میں سے بعض جاوا کے علاوہ دور دور کے جزائر لومبک اور وسطی سماٹرا سے بھی شامل ہوئے تربیتی کلاس امسال مانس لور میں منعقد کی گئی۔

مانس لور کے گاؤں کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کی آبادی کا ۸۰ فی صد حصہ احمدی ہے جن کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔

۲۱ دسمبر ۱۹۷۲ء کی رات کو بعد نماز عشاء تمام خدام و ناصرات حاضر ہو گئے۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے ناسازئ طبع کے باوجود مختصر افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور خدام و ناصرات کو اعلیٰ قیمتی نصائح سے نوازا۔

اس تربیتی کلاس کا یومیہ پروگرام درج ذیل ہے۔ جو عمل میں لایا گیا۔

(۱) صبح نماز تہجد = ۳ سے ۴ تک۔
(۲) درس = ۵ م ۳۰ سے ۶ ء ۰ تک
(۳) نماز صبح و تلاوت قرآن مجید = ۱۰ م ۴ سے ۵ تک
(۴) ورزش جسمانی = ۵ سے ۳۰-۵ تک
(۵) غسل، ناشتہ، تیاری برائے کلاس ۳۰-۵ سے ۳۰-۷ تک۔
(۶) تربیتی کلاس = ۳۰-۷ سے ۳۰-۱۲ تک
(۷) نماز ظہر و کھانا = ۳۰-۱۲ سے ۳۰-۱ تک
(۸) استراحت = ۳۰-۱ سے ۰۰-۴ تک
(۹) نماز عصر و تلاوت قرآن مجید ۴ سے ۳۰-۴ تک
(۱۰) کھیلیں = ۳۰-۴ سے ۰۰-۶ تک
(۱۱) نماز مغرب و کھانا = ۰۰-۶ سے ۳۰-۷ تک
(۱۲) نماز عشاء، درس، تقاریر، تلاوت قرآن مجید، مقابلہ = ۳۰-۷ سے ۰۰-۱۰ تک
(۱۳) شب بخیر = ۰۰-۱۰ سے ۰۰-۴ تک

اس تربیتی کلاس میں مندرجہ ذیل مبلغین نے مضامین پڑھائے۔

(۱) مکرم الحاج مرزا محمد ادریس صاحب مولوی فاضل و شاہد = تاریخ اسلام و تاریخ احمدیت
(۲) مکرم محمود احمد صاحب چیمہ مولوی فاضل و شاہد = الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
(۳) مکرم محی الدین صاحب = طریق تبلیغ ارکان اسلام و ارکان ایمان
(۴) مکرم الحاج بصری حسن صاحب = علامات آخر زمانہ
(۵) مکرم محمد عبد اللہ حسن صاحب = موازنہ مذاہب
(۶) مکرم محمد حیان صاحب = جماعت احمدیہ کے اعتقادات

ان کے علاوہ مکرم مرنو صاحب پریذیڈنٹ جماعتہائے انڈونیشیا نے دو دن جماعت کے ڈسپلن پر بچوں کی راہنمائی فرمائی۔ اور ایک دن مکرم مکی احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت انڈونیشیا نے تربیت کے موضوع پر نصائح فرمائیں۔

اس تربیتی کلاس کے انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے مندرجہ ذیل اراکین نے ادا کئے۔ مکرم ارشادی نعمان صاحب منتظم اعلیٰ (۲) مکرم شہود صاحب (۳) مکرم محمود احمد صاحب (۴) مکرم نور ہدایت صاحب (۵) مکرم نو مجید صاحب (۶) مکرم منور صاحب (۷) مکرم عثمان صاحب (۸) مکرم عبد الغنی صاحب۔ ناصرات کی نگرانی کے فرائض محترمہ ابیوز سلی صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ تامبک ملایا و نمائندہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے ادا کئے۔

جملہ مبلغین کرام، خدام اور ناصرات کی رہائش اور کھانے کا انتظام مکرم احمد سکرونو صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانس لور نے احباب جماعت کے تعاون سے نہایت احسن طور پر سرانجام دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس تربیتی کلاس کے آخر میں خدام و ناصرات کا تحریری امتحان لیا گیا۔ جس میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو مکرم مولوی محمد صادق صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے انعامات تقسیم کئے۔ اور بعد ازاں اختتامی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمارے بچوں خدام و ناصرات کو حسب دستور سالانہ تربیتی کلاس میں حاضر ہونے اور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدام و ناصرات نے جو علم یہاں تربیتی کلاس میں حاصل کیا ہے وہ بطور چھلکے کے اس مغز کے ہے جو چھلکے کے اندر ہوتا ہے یعنی علم روحانی اور وہ علم جو دوسرے سکولوں میں حاصل کرتے ہیں وہ بطور چھلکے کے ہے۔ یعنی علم دنیاوی یہ دونوں علم ضروری ہیں اور اپنے اپنے موقع پر انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں موت، نوشتہ کا دروازہ ہر شخص پر کھلا ہے۔ اس لئے عقلمند انسان وہ ہے جو آخری زندگی کی تیاری کے لئے ہر وقت مشغول رہتا ہے اور اس تیاری کے لئے انسان کو مذہب کا علم یعنی روحانی علم ہی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

انسان کا اپنا علم بہت ناقص ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے لیکن وہ پھر اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا اور پرستش شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

(سورۃ الحج ع)

اب اگر انسان ایک انتہائی بلندی سے گر سکے تو اس کا کیا حال ہوگا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ پھر انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کی مدد کا طالب ہونا چاہیئے۔ جیسے فرمایا:-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اگر ڈاکٹر کی دوائی میں تاثیر ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ماں کے پستان میں بچے کے لئے دودھ اترتا ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کی مدد کا محتاج ہوتا ہے

اس زمانہ میں دنیا کا بہت سا حصہ اپنے خالق سے دور ہو چکا ہے۔ لیکن اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی آیات

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

کے مطابق اب بھی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور وہ تمام انعامات مل سکتے ہیں۔ جو پہلے انبیاء اولیاء اور صلحاء کو ملے لیکن شرط یہ ہے کہ صحیح طور پر خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری و اطاعت کی جائے۔

پھر جو شخص خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اس پر آزمائش اور امتحانات بھی آتے ہیں۔ مشکلات آتی ہیں۔ لیکن آخر کار کامیابی و کامرانی بھی انہیں کو نصیب ہوتی ہے اور وہ دین و دنیا میں غالب آتے ہیں۔

جماعت کا ہر فرد بہت قیمتی چیز ہے اس کا مطمح نظر بلند ہونا چاہیئے نیت اچھی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ بری نیت ایسے ہی ہے جیسے فرمایا

اِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو۔ پھر یاد رکھیں کہ ہمیشہ ہمیں اپنے مذہب اور حکومت وقت کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور حتی الوسع مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ماتحت اچھے نہ ہوں تو حکومت بھی اسی طرح کی ہو جاتی ہے۔ جیسے حدیث میں فرمایا:

كَمَا تَكُونُوا يُوَلَّى عَلَيْكُمْ

پھر حتی الوسع برے پراپیگنڈا سے پرہیز کرنا چاہیئے جیسے حدیث میں فرمایا۔

اذا قال احدٌ هلك الناس
فهو اهلكهم

اس لئے خدام و ناصرات کو ہمیشہ اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیئے اور اس زمانے کا ہے جو روحانی علم حاصل کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں خود بھی خدا تعالیٰ کے محبوب بنیں اور دوسروں کو بھی خدا تعالیٰ کے محبوب بنائیں۔

خدا تعالیٰ کرے کہ ہماری نیک آرزوئیں آپ کے حق میں پوری ہوں۔ آمین

اور پھر دعا فرمائی

چوہدری عطا محمد صاحب غوث گڑھی کا ذکر خیر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم غوث گڑھ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے قیام پاکستان کے بعد غوث گڑھ کی احمدیہ جماعت ہجرت کر کے احمد نگر تحصیل چنیوٹ میں آباد ہو گئی۔ جامعہ احمدیہ بھی قادیان سے لاہور اور چنیوٹ کے بعد چند سال کے لئے اسی گاؤں میں منتقل ہوا۔ جب تک ربوہ کی تعمیر کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں منتقل نہ ہوا ہم سب احمد نگر میں آباد رہے ان چند سالوں میں احمد نگر کی جماعت احمدیہ کے افراد کو بالکل قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار اس جماعت کا پریذیڈنٹ بھی رہا۔ دیہاتی بالخصوص زمیندارہ احباب میں زمین وغیرہ کے معاملات کے باعث کئی دفعہ اختلافات پیدا ہو جاتا جس کے سلجھانے کے لئے کافی وقت خرچ ہوتا رہا مگر مجھے یاد ہے کہ محترم چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم کا کبھی کسی سے نہ جھگڑا ہوا اور نہ ہی کوئی اختلاف۔ وہ ایک مرنجاں مرنج قسم کے بزرگ تھے اپنے رفقاء نمبردار محمد یوسف صاحب مرحوم نمبردار محمد ابراہیم صاحب مرحوم۔ چوہدری وزیر علی صاحب مرحوم اور چوہدری علی شیر صاحب مرحوم کے ساتھ چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم نے احمدیت کے لئے قربانی اور ایثار کے اچھے نمونے قائم کئے اور ضلع جھنگ کے اس ماحول میں دوسرے غیر احمدی زمینداروں کے درمیان بڑے وقار سے زندگی بسر کی چوہدری عطا محمد صاحب کے ایک ہی فرزند عزیزم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مزید خدمات سلسلہ کی توفیق بخشے (آمین) مرحوم چوہدری صاحب نے نہایت محنت سے اور غریبانہ زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے بچے کو تعلیم دلائی اور اس میں نیکی و سعادت کی اصلی روح پیدا کی۔

کچھ عرصہ سے مرحوم چوہدری عطا محمد صاحب احمد نگر سے ربوہ آگئے تھے اور کبھی یہاں اور کبھی اپنے رشتہ داروں کے پاس ملتان وغیرہ میں نمونہ کی زندگی بسر کرتے تھے۔ جب ملتے تھے بڑی محبت اور اخلاص سے ملتے تھے۔ ان میں تواضع و فروتنی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ احمد نگر کے قیام میں بالالتزام نمازیں مسجد میں ادا کرتے تھے اور کافی وقت تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

ان کے بیٹے چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے بھی خاکساری میں اور منکسر ہونے میں اپنے والد مرحوم کے پورے نمونہ پر ہیں وہ آغاز سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں مخلصانہ خدمات بجا لا رہے ہیں ان دنوں وہ اپنی حسن کارکردگی کے باعث ہمارے صدر مجلس صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سیکرٹری کے طور پر مقرر ہیں۔ میں نے تو انہیں تعزیت کرتے وقت یہی کہا تھا کہ ما مات من خلف مثلک کہ وہ شخص حقیقتاً وفات یافتہ نہیں ہے جس نے آپ جیسا بچہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے وہ ان کے پسماندگان پر ہمیشہ اپنے فضل نازل فرماتا رہے۔ آمین

مقصد زندگی کے حصول کا ذریعہ

"صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں لیکن، یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ دل میں قرآن کی محبت نہ ہو جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو۔ جب تک کہ آپ اس کو کماحقہ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
قرآنی انوار صـ ۲۲)

میری زندگی پر مطالبات تحریک جدید کا اثر

دفتر ھذا کی طرف سے گزشتہ سال سوالات کے رنگ میں ایک مقابلہ منعقد کیا گیا تھا جس میں خدام اور لجنات مجلسی سطح پر سندات خوشنودی دی گئی تھیں امسال مذکورہ بالا عنوان میں مقابلہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں انفرادی طور پر سندات خوشنودی اور انعامات دئے جائیں گے۔ جملہ ذیلی تنظیموں (خدام، انصار اللہ و لجنات) سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں اس کی پرزور تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ مضامین بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جن مضامین کی اشاعت ضروری سمجھی گئی وہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع بھی کر دئے جائیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات کی حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

ضلع کراچی	۲۹ اپریل	۱۹۷۳ء
ضلع لاہور	جون	۱۹۷۳ء
دیگر مجالس	جولائی	۱۹۷۳ء

قائدین اضلاع و مجالس امتحانات کی تیاری کا ابھی سے اہتمام کریں۔ قائدین جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے کن کن خدام کے پاس نصاب کی کتب موجود نہیں شعبہ ھذا قائدین کی اطلاع پر بذریعہ وی پی کتب ارسال کر دے گا۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھائی خواجہ محمد طفیل صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی جڑانوالہ کا اپریشن لاہور ہوا ہے۔ احباب کرام ان کی کامل صحت اور کامل اپریشن کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ محمد احمد سیکرٹری تحریک جدید جڑانوالہ)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں دائیں طرف فالج کا اثر ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری محمد اکرم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھوالشافی

آنکھوں کے لئے مفید سرمہ

سرمہ نور عالم

کمزوری نظر، جالا، غبار، خارش، ککرے چشم کے لئے مفید ہے۔ موتیا اور پھولا کی بیماری کے لئے فائدہ نہیں کرے گا۔ ایک شیشی ۱۲ پیسہ

اسٹاکسٹ افضل برادرز گولبازار ربوہ

شفاخانہ نور دواخانہ عیسیٰ شکارپور سندھ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تریاق سلیمانی

سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے
چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں

پیٹ کی تکلیف میں
تریاق سلیمانی کھائیے
بدہضمی سے نجات پائیے

المنار دواخانہ ربوہ

اکسیر معدہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی

پیٹ درد، نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

جناب محمد خان ماموں خان صاحب
دارپوتہ بمقام جیمس آباد ضلع تھرپارکر
سندھ لکھتے ہیں:
"آپ کی دوائی اکسیر اپھارہ
منگوائی تھی بڑی کامیاب اور مقبول
ہوتی ہے۔"

فی پیکٹ ۱/- درجن ۸/-

حیوانات کا رسالہ مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

لاہور، کراچی، گولبازار ربوہ فون نمبر ۴۰۶

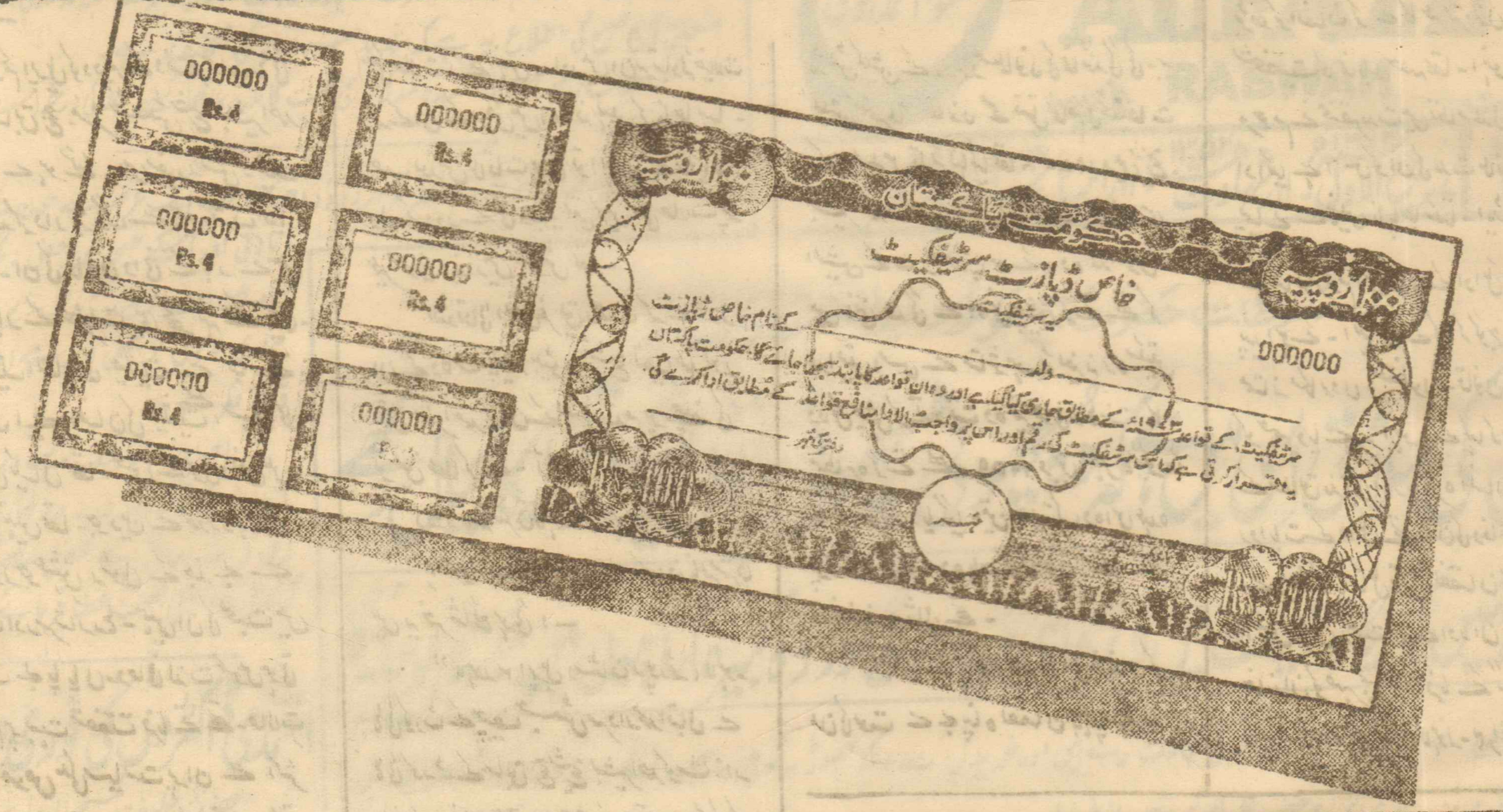

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

کسانوں اور محنت کشوں کیلئے ایک نئی اسکیم

دیہی اور شہری آبادی کے لوگوں کے لئے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ کی بدولت قومی ترقی میں شمولیت زیادہ آسان اور نفع بخش ہے۔

کسان اور دوسرے محنت کش آئندہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور بچاتے ہیں۔ ان کی بچت کو زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے حکومت نے تین سال کی مدت کے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں۔

- منافع ۸ فیصد سے زیادہ اور اس پر ٹیکس نہیں لگتا۔
- تین سال سے پہلے بھی کسی وقت بھنائے جا سکتے ہیں۔
- منافع ہر چھ مہینے بعد۔ سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور منافع لے لیجئے۔
- انہیں ہر شخص ۲۵۰۰۰ روپے تک کے خرید سکتا ہے

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

اپنے گھر بار کیلئے
بچت کیجئے
اپنے وطن کیلئے

قومی بچت کے دفتروں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائرکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Adarts KDC-2/73

محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم نیک سیرت، بلند کردار اور عشق رسول ؐ کے جذبہ سے سرشار بزرگ تھے

آپ کی وفات سے پاکستان ایک ماہر قانون دان سے محروم ہو گیا۔ آپ کے کردار نے عدلیہ میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں

محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ سابق جج ہائی کورٹ لاہور کی وفات کے سانحہ پر پاکستان کے مشہور کالم نویس ڈاکٹر عبد السلام صاحب خورشید نے لکھا:۔

"یکم اپریل کو دوپہر کے وقت پنجاب ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر جسٹس شیخ بشیر احمد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان سعید الفطرت، نیک سیرت، بلند کردار بزرگ سے ہمیں شرف نیاز حاصل تھا۔ ان کی قانون دانی کے بارے میں ہائی کورٹ بار کے حضرات ہی کچھ کہہ سکتے ہیں۔ ہم انہیں ایک انسان کی حیثیت سے جانتے تھے۔ ایک ایسے انسان کی حیثیت سے، جس کا ظاہر و باطن یکساں تھا، جس کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں تھا۔ جو دین سے حد درجہ لگاؤ رکھتا تھا اور جو عشق رسولؐ کے جذبے سے ہمیشہ مست اور سرشار رہا۔ ہمیں ان کی صحبت میں بیٹھ کر ایک بے پایاں روحانی لذت محسوس ہوتی تھی۔ وہ ہم پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ حالات حاضرہ بالخصوص ملکی سیاست پر ان سے اکثر تبادلۂ خیال ہوتا تھا۔ ان میں بڑی خوبی یہ تھی کہ حزبی تعصبات سے بالا رہ کر صرف اس نقطۂ نگاہ سے سیاسی مسائل کا تجزیہ کرتے تھے کہ پاکستان میں ایک عادلانہ نظام قائم ہو اور یہ دنیا کے لئے شمع ہدایت بنے۔ انہوں نے ایک درد مند دل پایا تھا۔ اور یہ دل دین سے پیار، حضور سرور کائنات ؐ سے پیار، نوع انسانی سے پیار اور اعلیٰ روحانی قدروں سے پیار کا ایک خزانہ تھا۔ ان کا انتقال مختلف بیماریوں سے ہوا۔ لیکن صحت عارضۂ قلب ہی سے مجروح ہوئی۔ حال کے دورے کا سن کر ہم نے انہیں ایک خط لکھا کر ان کی مزاج پرسی کے لئے پہنچنے سے گریز کا سبب یہ ہے کہ ملکی حالات اچھے نہیں۔ اور میں ان پر تبادلۂ خیالات کر کے ان کے مرض میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ جب بعد میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ دل کے دورے کی وجہ یہی تھی کہ میں ملکی حالات پر غیر معمولی انداز میں مشوش تھا۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے وکالت پیشہ بیٹوں شیخ نصیر احمد اور شیخ سمیع احمد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔"

(روزنامہ مشرق لاہور ۳ اپریل ۷۳ء)

اس سے قبل ۲ اپریل کے روزنامہ مشرق میں یہ خبر شائع ہوئی:۔

"لاہور ۱ اپریل (سٹاف رپورٹر) لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے ہائی کورٹ کے سابق جج شیخ بشیر احمد کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے پاکستان ایک ماہر قانون دان سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک، مشفق اور فراخدل انسان تھے۔ یہ بات انہوں نے آج فل کورٹ ریفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔ یہ ریفرنس مرحوم کی تعزیت کے لئے منعقد کیا گیا تھا جس کے بعد ہائیکورٹ ایک دن کے لئے بند رہا۔ مسٹر جسٹس سردار محمد اقبال نے کہا کہ شیخ بشیر احمد کا شمار ملک کے ممتاز ترین قانون دانوں میں ہوتا تھا۔ انہوں نے ۱۹۲۵ء میں قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد لاہور ہی میں وکالت شروع کی اور جلد ہی اس پیشہ میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیا۔ انہوں نے سال ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء میں مڈلٹن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ یہ کمیشن کشمیر کے مسلمانوں کے قتل عام کی تحقیقات کے سلسلہ میں قائم کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں شیخ بشیر احمد صاحب لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ عدالتوں میں اتنی عمدگی سے دلائل پیش کرتے تھے کہ عدالتیں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتیں۔ دلائل پیش کرتے وقت وہ غیر معمولی ذہانت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں انہیں ہائیکورٹ کا جج مقرر کر دیا گیا۔ تین سال تک وہ اس عہدہ پر فائز رہے۔ وہ بار کے ارکان کے لئے درخشندہ مثال تھے۔

انہوں نے کہا کہ مرحوم کے اہل خاندان کو ان کی موت سے بے پناہ نقصان پہنچا ہے۔ خدا انہیں اس نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور مرحوم کو غریق رحمت کرے۔

ایڈووکیٹ جنرل میاں بدیع الزمان نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شیخ بشیر احمد اگرچہ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۲ء تک صرف تین سال کے لئے ہائی کورٹ کے جج رہے تاہم انہوں نے اپنے وسیع علم کی وجہ سے عدلیہ میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ انہیں اصول انصاف پر غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ لیکن سب سے بڑھ کر انصاف کرنے کا غیر متزلزل عزم ان کی شخصیت کا نمایاں حصہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے مختصر مدت میں نظام عدل میں جو کردار ادا کیا ہے اس کو ان کی مدت ملازمت کے پیمانے سے نہیں ناپا جا سکتا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ مرحوم اس صدی کے اوائل میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ گوجرانوالہ نے متعدد ممتاز سکالروں، مقننوں، قانون دانوں اور ججوں کو جنم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم اپنے عقائد کے مطابق مذہبی اور پاکیزہ انسان تھے اور مشرقی روایات کے حامل تھے۔ ان کی وفات سے قانونی پیشہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ خدا انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے سوگوار اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" (آمین)

(روزنامہ مشرق لاہور ۲ اپریل ۱۹۷۳ء)

تقریب شادی اور درخواست دعا

مورخہ ۴ اپریل کو مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب شاہد واقف زندگی ابن مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترمہ مومنہ نزہت صاحبہ بنت مکرم عبد القادر صاحب انجنیئر واپڈا۔ لائل پور کے ساتھ گذشتہ ماہ نومبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ مکرم عبد القادر صاحب کے مکان واقعہ محلہ دار البرکات ربوہ میں ۴ اپریل کو بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کے علاوہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی محمد اعظم صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی جس کے بعد عزیز داؤد احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

اگلے روز ۵ اپریل کو بعد نماز عشاء بیگم مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم نے اپنے مکان واقعہ محلہ دار الیمن ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس میں جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ بعض بیرونی جماعتوں کے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں اور دلہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ کے جید عالم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ۱۱ اپریل بروز بدھ لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور انہیں کامل شفا بخشے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ایوان محمود ربوہ میں مورخہ ۱۸ ہجرت (مئی) تا یکم احسان (جون) ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء کو منعقد ہوگی۔

ہر مقامی مجلس کا فرض ہے کہ وہ اس کلاس میں اپنا کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائے اور ابھی سے خدام کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے تیار کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ بالخصوص ان خدام کو جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور کلاس کے انعقاد سے قبل امتحان سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ جن مجالس میں میٹرک کا امتحان دینے والے خدام نہ ہوں وہ ایسے خدام کو بھجوائیں جو کچھ نہ کچھ پڑھ سکتے ہوں۔ (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah